السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یا اسلام میں دیگر مذاہب کی کتابوں کے مطالعے کی اجازت ہے۔ مثلاً تورات، زبور، انجیل وغیرہ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز ہے کیونکہ زبانوں کا اختلاف آیات اللہ میں شامل ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَمِن ءايـٰتِهِ خَلقُ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ وَاختِلـٰفُ أَلسِنَتِكُم وَأَلوٰنِكُم ۚ إِنَّ فى ذٰلِكَ لَءايـٰتٍ لِلعـٰلِمينَ ٢٢ ... سورة الروم

''اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (بھی) ہے، دانش مندوں کے لئے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں''

اور احادیث میں ہے:

عربی لکھنی ہے۔ (1)

زید بن ثابت کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے یہود کی کتاب کی تعلیم حاصل کروں اور فرمایا کہ میں یہود کی طرف سے خط وکتابت کے سلسلے میں مطمئن نہیں ہوں۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ میں'' نے صرف نصف مہینے میں ان کی کتاب میں مہارت حاصل کرلی۔''

اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں:

لَا يُعرَفُ فِي الشَّرعِ تَحرِيمُ تَعَلُّمِ لُغَةٍ مِنَ اللُّغَاتِ سُرِيَانِيَّةً أَو عِبرَانِيَّةً أَو هِندِيَّةً أَو تُركِيَّةً أَو فَارِسِيَّةً وَقَد قَالَ تَعَالَى ومن آياته خلق السماوات والأرض واختلاف ألسنتكم أَي لُغَاتِكُم بَل هُوَ مِن جُملَةِ المُبَاحَاتِ نَعَم يُعَدُّ مِنَ اللَّغوِ وَمِمَّا لَا يَعنِي وَهُوَ مَذمُومٌ عِندَ أَربَابِ الكَمَالِ

یعنی شریعت میں سریانی اور دوسری زبانیں سیکھنے پر کوئی پابندی نہیں۔ ہاں بے مقصد اور لغویات کی تعلیم حاصل کرنا مذموم ہے۔

«عَن عَبدِ اللَّهِ بنِ عَمرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَو آيَةً وَحَدِّثُوا عَن بَنِي إِسرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَليَتَبَوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین کی تبلیغ کرو اگرچہ تمہارے پاس ایک آیت ہی ہو۔ بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات نقل کی وہ جہنمی ہوگیا۔''

ان دونوں صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ نہ صرف دوسری زبانیں سیکھنا جائز ہے بلکہ دوسری باطل اور منسوخ مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ ہر اس مسلمان کے لیے جائز ہے جس میں درج ذیل شرطیں موجود ہوں۔

اول یہ کہ اسلام کے تمام بنیادی عقائد احکام اور ضروریات میں نہ صرف کامل دستگاہ کا حامل ہو، بلکہ راسخ العقیدہ مسلمان ہو۔ جاہل اور نام کا مسلمان نہ ہو۔ (2) دین اسلام کو ہر لحاظ یعنی عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے کام (1) مکمل ضابطہ حیات (دین قیم) سمجھتا ہو (3) اسلام کے مقابلے میں دنیا کے تمام مذاہب کو مبدل منسوخ اور باطل سمجھتا ہو (4) ان کتابوں کو محرف اور منسوخ جانتا ہو (5) مطالعہ سے اسلام کی برتری مقصود ہو۔ مداہنت مقصود نہ ہو (6) اور ان مذاہب والوں کی حوصلہ افزائی بھی مقصود نہ ہو (7) صرف پند و نصائح پر مشتمل ہو ورنہ غیر مذاہب کی کتب مطالعہ ہرگز جائز نہیں۔ چنانچہ یہی مطلب ہے۔ ابوہریرہ کی اس مشہور حدیث کا کہ جب حضرت فاروق اعظم نے یہود کی چند حکایات اور مواعظ لکھنے لینے کی اجازت طلب فرمائی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے سخت برہمی کا اظہار فرمایا تھا۔

چنانچہ تحفة الاحوذی میں ہے:

قَالَ السَّيِّدُ جَمَالُ الدِّينِ وَوَجهُ التَّوفِيقِ بَينَ النَّهيِ عَنِ الِاشتِغَالِ بِمَا جَاءَ عَنهُم وَبَينَ التَّرخِيصِ المَفهُومِ مِن هَذَا الحَدِيثِ أَنَّ المُرَادَ بالتحدث هاهنا التَّحَدُّثُ بِالقَصَصِ مِنَ الآيَاتِ العَجِيبَةِ كَحِكَايَةِ عُوجِ بنِ عُنُقٍ وَقَتلِ بَنِي إِسرَائِيلَ أَنفُسَهُم فِي تَوبَتِهِم مِن عِبَادَةِ العِجلِ وَتَفصِيلِ القَصَصِ المَذكُورَةِ فِي القُرآنِ لِأَنَّ فِي ذَلِكَ عِبرَةً وَمَوعِظَةً لِأُولِي الأَلبَابِ وَأَنَّ المُرَادَ بِالنَّهيِ هُنَاكَ النَّهيُ عَن نَقلِ أَحكَامِ كُتُبِهِم لِأَنَّ جَمِيعَ الشَّرَائِعِ وَالأَديَانِ مَنسُوخَةٌ بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وسلم انتهى وحكاية عوج بن عنق كذب محض لا اصل لها) (ص 376

خلاصہ کلام یہ کہ مذاہب باطلہ اور منسوخہ لٹریچر کا مطالعہ مذکورہ شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ ''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص211

محدث فتویٰ